بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم :- منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۸۹ھ - ۳ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش - ۳ فروری ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۹

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۲ تبلیغ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۲ تبلیغ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ طبیعت کبھی کبھی سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہو جاتی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت سیدہ اُمِّ مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کا جسدِ اطہر غمزدہ قلوب اور پُرسوز دعاؤں کے درمیان بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ اور تدفین میں ربوہ اور دوسرے متعدد مقامات کے ہزارہا احباب کی شرکت

ربوہ ——— گہرے رنج و غم اور حزن و ملال کے ساتھ ہم یہ اندوہناک خبر احبابِ جماعت تک پہنچاتے ہیں کہ حضرت سیدہ اُمِّ مظفر سرور سلطان صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یکم تبلیغ ۱۳۴۹ ہجری شمسی مطابق یکم فروری ۱۹۷۰ء بروز اتوار ساڑھے چھ بجے صبح بعمر تقریباً ۷۷ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُسی روز بعد نمازِ عصر نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے بعدہٗ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کے جسدِ اطہر کو حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارِ مبارک والی چاردیواری کے اندر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے پہلو میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

حضرت سیّدہ مرحومہؓ کا امتیازی شرف

حضرت سیدہ مرحومہؓ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں) کا وجود بھی خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھا اور آپ کو کئی امتیازی شرف حاصل تھے۔ آپ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے حضرت سیدہ اُمِّ ناصر صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حرمِ اوّل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دوسری بہو تھیں جو حضور علیہ السلام کی زندگی میں اپنے گھر سے رخصت ہو کر حضورؑ کے گھر میں داخل ہوئیں اور اس طرح آپ کو خدائی وعدہ کے بموجب خواتینِ مبارکہ کے مقدس زمرہ میں شامل ہونے اور ذریّتِ طیّبہ کا ایک حصّہ بننے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

آپ کو یہ خصوصیّت حاصل تھی کہ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپ کا رشتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود تجویز فرمایا تھا اور حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی ۱۹۰۶ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ آپ کو حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ (جن کا وصال ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ہوا) کی حرم کی حیثیت سے ۵۷ سال تک آپ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ پھر آپ کو یہ خصوصی شرف بھی حاصل تھا کہ آپ کے ذریعہ بھی تری نسلاً بعیدًا کی بشارت بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی اور وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آپ کے بطن سے صاحبزادی سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ ۷ اگست ۱۹۰۷ء کو پیدا ہوئیں۔

وفات کی اطلاع اور بیرونجات سے احباب کی آمد

حضرت سیدہ مرحومہؓ کی وفات کی خبر صبح ساڑھے چھ بجے کے بعد سارے ربوہ میں فوراً پہنچا دی گئی تھی اُدھر ٹیلیفون کے ذریعہ بڑی بڑی جماعتوں کو اطلاع بھجوا دی گئی تھی۔ چنانچہ خبر سنتے ہی اہلِ ربوہ (مرد اور مستورات) کثیر تعداد میں حضرت سیدہ کی رہائش گاہ "البشریٰ" پہنچنے شروع ہو گئے۔ اُدھر دوپہر تک بیرونجات سے بھی ربوہ میں احباب کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سرگودھا، لائلپور، جھنگ، شیخوپورہ، لاہور، گجرات، راولپنڈی اور متعدد دوسرے مقامات سے احباب نمازِ جنازہ اور تدفین میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ ان میں محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور، محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور، محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ شیخوپورہ، محترم میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ جھنگ، محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان، محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور، محترم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب، محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب، محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق ڈائریکٹر سپلائی، محترم ملک غلام فرید صاحب

(باقی ملاحظہ فرمائیں ص۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۔ تبلیغ ۱۳۴۹ ہش

اسلامی معاشرہ کی بنیاد تقویٰ پر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۶۔ فروری ۱۹۴۵ء کو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کی دعوت پر "اسلام کے اقتصادی نظام" کے موضوع پر ایک لیکچر فرمایا تھا جو اسی نام سے کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہوا ہے۔ ہم الفضل کی اسی اشاعت میں اس کتابچہ سے ایک باب جس میں آپ نے "اسلام میں ناجائز طور پر روپیہ کے حصول کا سدِّ باب" کے زیرِ عنوان ان اسلامی احکام کی تفصیل بیان فرمائی ہے جو از روئے قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویؐ ثابت ہوتے ہیں نقل کرتے ہیں تاکہ اسلام کے اقتصادی نظام کی بنیاد جن اصولوں پر رکھی گئی ہے ان کا علم ہو جائے اور ان کی افادیت کا تصوّر اجاگر ہو۔

جیسا کہ نقل کردہ اقتباس سے واضح ہوتا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان اصولوں کو مجملاً چند ذیلی سُرخیوں پر تقسیم فرمایا ہے۔ مثلاً:۔ (۱) سود کی مناہی (۲) سود کی وسیع تعریف (۳) سامان کو روک رکھنا منع ہے (۴) اسلام میں مال کی قیمت گرانے کی ممانعت (۵) حد سے زیادہ روپیہ جمع ہونے میں، مزید روکیں (۶) طوعی صدقہ (۷) ورثہ کی تقسیم (۸) حکومت کو روپیہ پر تصرف کہ وہ امراء کو طاقت دینے کے لئے خرچ نہ کرے۔ (۹) اسلامی حکومت کا ہر شخص کے لئے روٹی کپڑے کا انتظام (۱۰) قرآنِ شریف کا حکم کہ ہر فردِ بشر کی ضرورت کو پورا کیا جائے۔

حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطابات کا ایک سلسلہ جاری فرمایا تھا۔ نظارت اصلاح و ارشاد نے یہ تمام خطبات خوبصورت کتابی صورت میں شائع فرمائے ہیں۔ یہ خطبات اس لحاظ سے بڑے اہم ہیں کہ ان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ہر عادت اللہ کے فرمان کے مطابق ہونی چاہیئے۔ چنانچہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸۔ وفا (جولائی) ۱۳۴۸ہش/۱۹۶۹ء میں حضور ایدہ اللہ نے اس امر کی توضیح فرمائی ہے۔ یہ خطبات الفضل میں شائع ہو چکے ہوئے ہیں۔

اسلام کا اقتصادی نظام کسی انسان کے دماغ کی اختراع نہیں ہے بلکہ یہ اس علیم و عزیز کا پیش کردہ ہے جس نے یہ کائنات بنائی ہے اور انسان کی فطرت کو وضع فرمایا ہے اور "فقدّرہ تقدیرًا" کے مطابق اصول دیئے ہیں۔ اس لئے یہ نظام متقین کے معاشرہ میں فروغ پا سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ مقدس کی ہدایات سے متقین لوگ ہی فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبات نہایت اہم ہیں۔ آپ نے اسلامی نظام کے متعلق جو کچھ وضاحت فرمائی ہے وہ قرآنِ کریم کی آیات پر مبنی ہے۔ یہ ایک بے نظیر سلسلۂ خطبات ہے اور ہر اس انسان کے لئے جو اسلامی نظام اقتصادیات کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا چاہتا ہے ان خطبات کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ ان خطبات سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اسلام کا اقتصادی نظام جہاں بہترین نظام ہے اور انسانوں کا بنایا ہوا کوئی نظام اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے وہاں یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اس نظام کو صرف خالصۃً متقین ہی برپا کر سکتے ہیں اور محض سیاست کاری سے اس کا نفاذ نہیں ہو سکتا۔ اسلام کے ہر شعبہ کی جڑھ تقویٰ ہے اسی طرح اسلام کے اقتصادی نظام کی بنیاد بھی تقویٰ پر ہے۔

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل کا نصاب

مرکز کے منظور شدہ سالانہ لائحہ عمل کے مطابق اراکینِ انصار اللہ کے امتحان سہ ماہی اوّل کا نصاب حسبِ ذیل مقرر ہے:۔

۱۔ سورۃ البقرہ کی پہلی سترہ آیات زبانی یاد کرنا مع ترجمہ
۲۔ ترجمہ قرآن کریم نصف اوّل سپارہ ۱۱
۳۔ وفاتِ مسیح کے پانچ دلائل از قرآن کریم

مجالس کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار کو امتحان کے لئے تیار فرماویں۔ امتحان کے لئے تاریخ ۱۳ ؍ امان (مارچ) برائے ربوہ اور ۱۵ ؍ امان (مارچ) برائے بیرونجات مقرر ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گواہِ صدق زمین آسمان ہیں دونوں

کسوف اور خسوف آیتان ہیں دونوں
کہ ماہِ رمضاں میں تیرے نشان ہیں دونوں

نکلتے ہیں جو دفینے ۔ برستی ہیں برکات
گواہِ صدق زمین آسمان ہیں دونوں

جو اِس جہان میں بینا وہ اُس میں بھی بینا
کہ ایک نُور سے روشن جہان ہیں دونوں

مری نظر میں نہیں امتیازِ ہجر و وصال
کہ یکساں عشق میں سُود و زیان ہیں دونوں

اسی کے عکس سے چمکا ہُوا ہے ربوہ بھی
مری نگاہ میں اِک قادیان ہیں دونوں

ہمارا مال ہی کیا ہے ہماری جان ہی کیا
تمہاری رہ میں فدا مال و جان ہیں دونوں

اگرچہ ضعف ہے تنویرؔ پر بفضلِ خدا
دل و دماغ تو اَب تک جوان ہیں دونوں

تنویرؔ

اسلام کا اقتصادی نظام

اسلام میں ناجائز طور پر روپیہ کے حصول کا سدباب

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(قسط نمبر ۱)

نوٹ :۔ اس سلسلہ میں صفحہ ۲ پر اداریہ بھی ملاحظہ فرمائیں

سود کی ممانعت

اوّل اسلام نے سود پر روپیہ لینے اور دینے سے منع کر دیا ہے۔ اور اس طرح تجارت کو محدود کر دیا۔ تعجب کی بات ہے کہ عام طور پر ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ ایک طرف تو کمیونزم کے اصول کا دلدادہ ہے۔ دوسری طرف سود کی بھی تائید کرتا نظر آتا ہے۔ حالانکہ دنیا کی اقتصادی تباہی کا سب سے بڑا موجب یہی سود ہے۔ سود کے ذریعہ ایک ہوشیار اور عقلمند تاجر کروڑوں روپیہ لے لیتا ہے اور پھر اس روپیہ کے ذریعہ دنیا کی تجارت پر قبضہ کر لیتا ہے۔ بڑے بڑے کارخانے قائم کر لیتا ہے۔ اور ہزاروں ہزار لوگوں کو ہمیشہ کی غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اگر دنیا کے مالداروں کی فہرست بنائی جائے۔ تو اکثر مالدار وہی نکلیں گے جنہوں نے سود کے ذریعہ ترقی کی ہوگی۔ پہلے وہ دو چار ہزار روپیہ کے سرمایہ سے کام شروع کرتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ وہ اتنی ساکھ پیدا کر لیتے ہیں کہ بڑے بڑے بنکوں سے لاکھوں روپیہ قرض یا اوور ڈرافٹ (OVER DRAFT) کے طور پر نکلوا لیتے ہیں۔ اور چند سالوں میں ہی لاکھوں سے کروڑوں روپیہ پیدا کر لیتے ہیں۔ یا ایک شخص معمولی سرمایہ اپنے پاس رکھتا ہے مگر اس کا دماغ اچھا ہوتا ہے۔ وہ کسی بنک کے سیکرٹری سے واقفیت پیدا کر کے اس سے ضرورت کے مطابق لاکھ دو لاکھ یا چار لاکھ روپیہ لے لیتا ہے اور چند سالوں میں ہی اس سے کئی گنا نفع کما کر وہ کروڑپتی بن جاتا ہے۔

غرض جس قدر بڑے بڑے مالدار دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے حالات پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ ان میں اپنی خالص کمائی سے بڑھنے والا شاید سو میں سے کوئی ایک ہی ہوگا۔ باقی ننانوے فیصدی ایسے ہی مالدار نظر آئیں گے۔ جنہوں نے سود پر بنکوں سے روپیہ لیا۔ اور تھوڑے عرصہ میں ہی اپنے اچھے دماغ کی وجہ سے کروڑپتی بن گئے۔ اور لوگوں پر اپنا رعب قائم کر لیا۔ پس سود دنیا کی اقتصادی تباہی کا ایک بہت بڑا ذریعہ اور غرباء کی ترقی کے راستہ میں ایک بہت بڑی روک ہے جس کو دور کرنا بنی نوع انسان کا فرض ہے۔ اگر ان لوگوں کو سود کے ذریعہ بنکوں میں سے آسانی کے ساتھ روپیہ نہ ملتا۔ تو دو صورتوں میں سے ایک صورت ضرور ہوتی۔ یا تو وہ دوسرے لوگوں کو اپنی تجارت میں شامل کرنے پر مجبور ہوتے۔ اور یا پھر اپنی تجارت کو اس قدر بڑھا نہ سکتے کہ بعد میں آنے والوں کے لئے روک بن جاتے۔ اور ٹرسٹ وغیرہ قائم کر کے لوگوں کے لئے ترقی کا راستہ بالکل بند کر دیتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ مال ملک میں مناسب تناسب کے ساتھ تقسیم ہوتا۔ اور خاص خاص لوگوں کے پاس حد سے زیادہ روپیہ جمع نہ ہوتا۔ جو اقتصادی ترقی کے لئے سخت مہلک اور ضرر رساں چیز ہے۔ مگر افسوس ہے کہ لوگ سود کے ان نقصانات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود جس طرح مکڑی اپنے اردگرد جالا تنتی چلی جاتی ہے۔ اسی طرح وہ سود کے جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ اور اس بات پر ذرا بھی غور نہیں کرتے۔ کہ ان کے اس طریق کا ملک اور قوم کے لئے کیسا خطرناک نتیجہ نکلے گا۔ اور اس الزام سے کمیونزم کے حامی بھی بری نہیں۔ وہ بھی اس جرم کو جو سرمایہ داری کا ذریعہ پیدا کرتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ کھلتے نہیں بلکہ وہ اسے برا بھی نہیں کہتے۔ ہزاروں لاکھوں کمیونسٹ دنیا میں ملیں گے۔ جو سود لیتے ہیں اور اس طرح بالواسطہ سرمایہ داری کی جڑیں مضبوط کرتے ہیں۔ [illegible] ہیں۔

سود کی وسیع تعریف

اسلام نے سود کی ایسی تعریف کی ہے جس سے بعض ایسی چیزیں بھی جو عرف عام میں سود نہیں سمجھی جاتیں۔ سود کے دائرہ عمل میں آجاتی ہیں۔ اور وہ بھی بنی نوع انسان کے لئے ناجائز ہو جاتی ہیں۔ اسلام نے سود کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ کام جس پر نفع یقینی ہو۔ اب اس تعریف کے ماتحت جتنے ٹرسٹ ہیں وہ سب ناجائز سمجھے جائیں گے کیونکہ ٹرسٹ کی غرض یہی ہوتی ہے کہ مقابلہ بند ہو جائے اور جتنا نفع تاجر کمانا چاہیں اتنا نفع ان کو بغیر کسی روک کے حاصل ہو جائے۔ مثلاً ایک ملک کے پندرہ بیس بڑے بڑے تاجر اکٹھے ہو کر اگر ایک مقررہ قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ اور ایک دوسرے کا تجارتی مقابلہ نہ کرنے کا فیصلہ کر لیں تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک چیز جو دو روپے کو تجارتی اصول پر بکنا چاہیئے اس کے متعلق وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اسے پانچ روپے میں فروخت کریں گے۔ اور چونکہ سب کا متفقہ فیصلہ یہی ہوگا۔ اس لئے لوگ مجبور ہوں گے کہ پانچ روپے میں ہی وہ چیز خریدیں۔ کیونکہ اس سے کم قیمت میں ان کو وہ چیز کسی اور جگہ سے مل ہی نہیں سکے گی۔ وہ ایک کے پاس جائیں گے تو وہ پانچ روپے قیمت بتائیگا دوسرے کے پاس جائیں گے۔ تو وہ بھی پانچ روپے ہی قیمت بتاتا ہے۔ تیسرے کے پاس جائیں گے تو وہ بھی پانچ روپے ہی قیمت بتاتا ہے۔ غرض جس کے پاس جائیں گے۔ وہ پانچ روپے ہی قیمت بتائیگا اور آخر وہ مجبور ہو جائے گا کہ وہی قیمت ادا کر کے چیز خریدے۔ چھوٹے تاجروں کو اوّل تو یہ جرأت ہی نہیں ہوتی کہ ان کا مقابلہ کریں۔ اور اگر ان میں سے کوئی شخص وہی چیز سستے داموں پر فروخت کرنے لگے۔ مثلاً وہ اس کی دو روپے قیمت رکھ دے۔ تو وہ بڑے تاجر جنہوں نے آپس میں اتحاد کیا ہوا ہے اس کا سارا مال اس گری ہوئی قیمت پر خرید لیتے اور اس طرح اس کا چند دنوں میں ہی دیوالہ نکال دیتے ہیں۔

پس یہ ٹرسٹ سسٹم ایک نہایت ہی خطرناک چیز ہے۔ اور دنیا کی اقتصادی حالت کو بالکل تباہ کر دیتا ہے۔ مجھے ایک دفعہ جماعت احمدیہ کی تجارتی سکیموں کے سلسلہ میں تحریک ہوئی کہ میں لاکھ کی تجارت کے متعلق معلومات حاصل کروں۔ لاکھ کی تجارت صرف چند لاکھ روپے کی تجارت ہے۔ اور لاکھ صرف ہندوستان کے چند علاقوں میں تیار ہوتی ہے۔ ریاست پٹیالہ میں بھی تیار کی جاتی ہے۔ مجھے تحقیق پر معلوم ہوا کہ ایک یورپین فرم اس کی تجارت پر قابض ہے۔ میں نے وجہ دریافت کی تو مجھے بتایا گیا۔ کہ اور تاجروں کی حیثیت تو پندرہ سولہ لاکھ کی ہوتی ہے۔ مگر اس یورپین فرم کا سرمایہ ۳۰۔۴۰ کروڑ روپیہ کا ہے۔ پھر ان کے پاس صرف یہی تجارت نہیں بلکہ گندم کی تجارت بھی ان کے ہاتھ میں ہے۔ کپڑے کی تجارت بھی ان کے ہاتھ میں ہے۔ جوٹ کی تجارت بھی ان کے ہاتھ میں ہے۔ اسی طرح اور کئی قسم کی تجارتیں ان کے ہاتھ میں ہیں۔ ان کے مقابلہ میں جب کوئی تاجر چند لاکھ روپیہ صرف کر کے لاکھ کی تجارت شروع کرتا ہے تو وہ یورپین فرم لاکھ کی قیمت اتنی کم کر دیتی ہے کہ جس نے نئی نئی تجارت شروع کی ہوتی ہے۔ ان کے مقابلہ میں ایک دن بھی نہیں ٹھہر سکتا اور نقصان اٹھا کر کف افسوس ملتا ہوا گھر واپس آجاتا ہے۔ فرض کرو ایک شخص کا اس تجارت پر دس لاکھ روپیہ صرف ہوا اسے توقع تھی کہ مجھے نفع حاصل ہوگا۔ پس اس نے یورپین فرم کے مقابلہ کے لئے قیمت گرا کر بھی مگر اس کو میدان مقابلہ میں دیکھتے ہی وہ یورپین فرم لاکھ کی قیمت اس قدر گرا دیگی۔ کہ اس تاجر کو راس المال بچانا بھی مشکل ہو جائیگا اور آخر وہ مجبور ہو کر لاگت سے کم داموں پر اسی یورپین فرم کو اپنا لاکھ کا سٹاک دینے پر مجبور ہو جائے گا۔ اس یورپین فرم کو قیمت گرانے سے نقصان نہ ہوگا۔ کیونکہ اپنے حریف کو شکست دیکر وہ پھر قیمت بڑھا دے گی اس رنگ میں وہ یورپین فرم لاکھ کی تجارت کو اپنے ہاتھ میں رکھتی ہے۔ اور کوئی اس کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔

غرض جس قدر ٹرسٹ ہیں وہ بنی نوع انسان کو تباہ کرنے والے ہیں۔ اور چونکہ ٹرسٹ سسٹم میں نفع یقینی ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام کے مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق ٹرسٹ سسٹم اسلام کے رو سے ناجائز قرار دیا جائیگا یہی حال کارٹل سسٹم کا ہے۔ کارٹل سسٹم بھی ایک ایسی چیز ہے جو اسلامی نقطہ نگاہ سے بالکل ناجائز ہے۔ ٹرسٹ سسٹم میں جہاں ایک ملک کے تاجر آپس میں سمجھوتہ کر کے تجارت کرتے ہیں وہاں کارٹل سسٹم میں مختلف ممالک کے تاجر آپس میں اتحاد پیدا کر لیتے ہیں۔ اور وہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم نے فلاں چیز فلاں قیمت پر فروخت کرنی ہے۔ اس سے کم میں نہیں۔ ٹرسٹ سسٹم تو یہ ہے کہ ہندوستان کے تاجر آپس میں کسی امر کے متعلق سمجھوتہ کر لیں اور کارٹل سسٹم یہ ہے کہ مثلاً امریکہ اور

انگلستان کے تاجر یا امریکہ انگلستان اور جرمنی کے تاجر یا انگلستان اور ہندوستان کے تاجر آپس میں کسی تجارت کے متعلق سمجھوتہ کرلیں فرض کرو کیمیکلز (CHEMICALES) یعنی کیمیاوی اشیاء کے متعلق وہ کوئی سمجھوتہ کرلیں مثلاً اس زمانہ میں امریکہ انگلستان اور جرمنی یہ تین ممالک ہی کیمیکلز بنانے والے ہیں۔ ان تینوں ممالک کے تاجر سمجھوتہ کرلیں کہ ہم ایک دوسرے کا مقابلہ نہیں کریں گے بلکہ ایک ہی قیمت پر اپنی دوائیوں کو فروخت کرینگے تو اس کے نتیجہ میں دنیا مجبور ہوگی کہ ان سے اسی قیمت پر دوائیں خریدے۔ اور جتنا نفع وہ مانگتے ہیں وہ ان کو دے۔ یہ کارٹل سسٹم اتنا خطرناک ہے۔ کہ اس سے حکومتیں بھی تنگ آگئی ہیں۔ اور ابھی گزشتہ دنوں اس جرم میں اس کی طرف سے کئی تاجروں پر مقدمات چل چکے ہیں۔ اور انہیں سزائیں بھی دی گئی ہیں۔ مگر چونکہ یقینی نفع کی تمام صورتوں کو اسلام نے ناجائز قرار دے دیا ہے تاکہ دنیا کی دولت پر کوئی ایک طبقہ قابض نہ ہوجائے۔ بلکہ تمام مال لوگوں میں چکر کھاتا رہے۔ اور غرباء بھی اس سے اپنی اقتصادی حالت کو درست کرسکیں۔ اسلامی حکومتوں میں یہ طریق چل نہیں سکتے ÷

سامان کو روک رکھنا منع ہے

اسی طرح اسلام نے ایک حکم یہ بھی دیا ہے کہ تم جو مال بھی تیار کردیا دوسروں سے خریدو اسے روک کر نہ رکھ لیا کرو کہ جب مال مہنگا ہوگا اور قیمت زیادہ ہوگی۔ اس وقت ہم اس مال کو فروخت کریں گے۔ ٥ اگر ایک تاجر مال کو قیمت بڑھنے کے خیال سے روک لیتا ہے۔ اور اسے لوگوں کے پاس فروخت نہیں کرتا تو اسلامی نقطہ نگاہ کے ماتحت وہ ایک ناجائز فعل کا ارتکاب کرتا ہے۔ اگر ایک تاجر کے پاس گندم ہے۔ اور لوگ اپنی ضروریات کے لئے اس سے گندم خریدنا چاہتے ہیں۔ اور وہ اس خیال سے کہ جب گندم مہنگی ہوگی اس وقت میں اسے فروخت کروں گا۔ اس گندم کو روک لیتا ہے اور خریداروں کو دینے سے انکار کردیتا ہے تو اسلام کی تعلیم کے رُو سے وہ ایک گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ چیزوں پر کنٹرول اس زمانہ میں ہی کیا گیا ہے حالانکہ کنٹرول اسلام میں ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ انگریزوں نے تو آج اس کو اختیار کیا لیکن اسلام نے آج سے تیرہ سو سال پہلے یہ حکم دے دیا تھا کہ احتکار منع ہے۔ اور احتکار کے معنے یہی ہوتے ہیں کہ کسی چیز کو اس لئے روک لیا جائے کہ جب اس کی قیمت بڑھ جائے گی تب اسے فروخت کیا جائے گا اگر کسی شخص کے متعلق یہ ثابت ہوجائے کہ وہ احتکار کررہا ہے اور اسلامی حکومت قائم ہو تو وہ اسے مجبور کرے گی کہ وہ اپنا مال فروخت کردے۔ اور اگر وہ خود فروخت کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو گورنمنٹ اس کے سٹور پر قبضہ کرکے مناسب قیمت پر اسے فروخت کردے گی۔ بہرحال کوئی شخص اس بات کا مجاز نہیں کہ وہ مال کو روک رکھے۔ اس خیال سے کہ جب مہنگا ہوگا تب میں اسے فروخت کرونگا۔ (اس میں کوئی شک نہیں کہ احتکار کے معنے غلّہ کو روک رکھنے کے ہیں۔ لیکن تفقّہ کے ماتحت جو اسلام کا جزو ضروری ہے اس حکم کو عام کیا جائے گا۔ اور کسی شئے کو جو عوام کے کام آنے والی ہے اس لئے روک رکھنا کہ قیمت بڑھ جائے گی تو فروخت کریں۔ اسلامی تعلیم کے رُو سے ناجائز قرار دیا جائے گا۔)

اسلام میں مال کی قیمت گراتے کی ممانعت

اس کے علاوہ اسلام نے قیمت کو ناجائز حد تک گرانے سے بھی منع کیا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے قیمت کا گرانا بھی ناجائز مال کمانے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ کیونکہ طاقتور تاجر اس ذریعہ سے کمزور تاجروں کو تھوڑی قیمت پر مال فروخت کرنے پر مجبور کردیتا ہے۔ اور ان کا دیوالیہ نکلوانے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ کا ایک واقعہ ہے کہ آپ بازار کا دورہ کررہے تھے کہ ایک باہر سے آئے ہوئے شخص کو دیکھا کہ وہ خشک انگور نہایت ارزاں قیمت پر فروخت کررہا تھا۔ جس قیمت پر مدینہ کے تاجر فروخت نہیں کرسکتے تھے۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ یا تو اپنا مال منڈی سے اٹھا کر لے جائے یا پھر اس قیمت پر فروخت کرے جس مناسب قیمت پر مدینہ کے تاجر فروخت کر رہے تھے۔ جب آپ سے اس حکم کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے جواب دیا کہ اگر اس طرح فروخت کرنے کی اسے اجازت دی گئی تو مدینہ کے تاجروں کو جو مناسب قیمت پر مال فروخت کررہے ہیں نقصان پہنچے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض صحابہؓ نے حضرت عمرؓ کے اس فعل کے خلاف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول پیش کیا کہ منڈی کے بھاؤ میں دخل نہیں دینا چاہیئے مگر انکا یہ اعتراض درست نہ تھا کیونکہ منڈی کے بھاؤ میں دخل دینے کے یہ معنی ہیں کہ پیداوار اور مانگ (Supply and demand) کے اصول میں دخل دیا جائے۔ اور ایسا کرنا بے شک نقصان دہ ہے اور اس سے حکومت کو بچنا چاہیئے۔ ورنہ عوام کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا اور تاجر تباہ ہوجائیں گے ہم نے قریب زمانہ میں ہی اس کا تجربہ کیا ہے جب حکومت نے جنگ کی وجہ سے گندم کی فروخت کی ایک ہی قیمت مقرر کردی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اصلی تجارت بالکل رک گئی۔ کیونکہ کوئی عقلمند یہ امید نہیں کرسکتا کہ تاجر اسی قیمت پر خرید کر اسی قیمت پر فروخت کرسکے گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گندم کی باقاعدہ تجارت بالکل بند ہوگئی۔ اور مقررہ قیمت چھ روپے کی جگہ سولہ روپے فی من تک گندم کی قیمت پہنچ گئی۔ لوگ گورنمنٹ کو خوش کرنے کے لئے اپنے بیوی بچوں کو فاقوں سے نہیں مار سکتے تھے۔ وہ ہر قیمت پر گندم خریدتے تھے اور چونکہ گندم پر زندگی کا انحصار ہے وہ ان تاجروں کی رپورٹ کرنے کے لئے بھی تیار نہ تھے جو بلیک مارکیٹ ریٹس پر ان کو گندم دیتے تھے۔ میں نے اس کے خلاف کئی ماہ پہلے گورنمنٹ کو توجہ دلائی تھی کہ ان کے اس قانون کا خطرناک نتیجہ نکلے گا۔ مگر حکومت نے اس پر کان نہ دھرے اور آخر سخت ہنگامہ اور شور کے بعد معقول طریق اختیار کیا۔ پہلے قانون کی وجہ زمینداروں کی خدمت بتائی گئی تھی مگر نتیجہ الٹ نکلا۔ زمیندار لٹ گئے۔ اور تاجر کئی گنا زیادہ قیمت حاصل کرگئے۔

غرض ناواجب طور پر منڈی کے بھاؤ میں دخل دینے اور پیداوار اور مانگ کے اصول کو نظر انداز کرنے سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ ورنہ ناواجب بھاؤ میں خواہ وہ قیمت کی زیادتی کے متعلق ہو۔ خواہ قیمت کی کمی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا۔ چنانچہ احتکار سے روکنے والی جو احادیث ہیں ان سے ثابت ہے اس امر کا یقینی ثبوت ہے کیونکہ احتکار سے روکنے کی غرض یہی ہے کہ ناجائز طور پر بھاؤ کو بڑھایا نہ جائے۔ اور یہ منافی یقیناً منڈی کے بھاؤ میں دخل دینا ہے مگر جائز دخل ہے پس معلوم ہوا کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے منڈی کے بھاؤ میں دخل اندازی سے منع کیا تھا تو ناجائز دخل اندازی سے منع کیا تھا۔ اصول اقتصادیات کے ماتحت دخل اندازی سے منع نہیں فرمایا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کا فعل عین مطابق شریعت اور اسلام کے ایک زبردست اصول کا ظاہر کرنے والا تھا۔

خلاصہ یہ کہ یہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ذریعہ لوگ ناجائز طور پر دولت اپنے قبضہ میں کرلیا کرتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے ان تینوں چیزوں سے روک دیا ہے۔ اور اس طرح ناجائز اور حد سے زیادہ دولت کے اجتماع کے راستہ کو بند کردیا ہے ÷

(باقی)

عید الاضحیہ کی تقریب پر

مرکز سلسلہ میں قربانی کے جانور ذبح کروانے والے احباب

جو احباب جماعت عید الاضحیہ کی تقریب پر سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں دارالضیافت کی معرفت قربانی کے جانور ذبح کروانا چاہتے ہوں۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آج کل درمیانہ جانور (بکرا یا چھترا) ۶۰ اور ۷۰ روپے کے درمیان ملتا ہے۔ لہذا اس قدر رقم فی جانور کے حساب سے افسر دارالضیافت ربوہ کے نام جلد از جلد بھجوا دیں۔ تا عید پر ان کی طرف سے جانور ذبح کروائے جاسکیں۔

(انچارج دارالضیافت ربوہ)

ابھی کام مکمل نہیں ہوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تمام اطفال کو تاکیدی ارشاد فرمایا تھا کہ وہ سب کے سب جلسہ سالانہ سے قبل سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرلیں۔ قائدین مجالس یاد رکھیں کہ جب تک اس ارشاد کی سو فیصدی تعمیل نہیں ہوجاتی۔ ان کا کام مکمل نہیں ہوسکتا۔ جو اطفال ابھی تک یہ آیات مکمل یاد نہیں کرسکے۔ ان سب آیات کو یاد کرانے کی خاص مہم جاری کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

میری والدہ صاحبہ مرحومہ

(مکرم ماسٹر محمد عیسٰی صاحب از احمد نگر)

میری والدہ صاحبہ اہل حدیث فرقہ کے ایک جید عالم کی بیٹی تھیں۔ ان کی پیدائش ۱۸۹۷ء میں ہوئی اس وقت احمدیت کی بنیاد رکھی جا چکی تھی اور مخالفت زوروں پر تھی۔ اس لئے اس خاندان کا احمدیت کی مخالفت کرنا دور از قیاس نہیں تھا۔

احمدیت میرے آبائی گاؤں غوث گڑھ ریاست پٹیالہ میں حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب سنوری رضؓ کے ذریعہ آئی خلافت ثانیہ کا دور تھا۔ مگر میرا خاندان ابھی احمدیت سے محروم تھا کہ میری والدہ صاحبہ کی شادی میرے والد محترم چوہدری محمد یوسف صاحب نمبردار سے طے پا گئی۔ بارات میں اہل حدیث اور احمدی مخلوط افراد شامل تھے۔ میرے ننھیال میں احمدیوں نے جب اپنی نماز علیحدہ پڑھی تو شور مچ گیا اور متعصب افراد نے یہ خبر میرے نانا جان تک پہنچا دی اور سکیم تیار کی کہ نکاح سے قبل میرے دادا جان سے حلف لیا جائے کہ وہ احمدی نہیں ہیں ان کے اس امر کا حلف دینے پر نکاح ہوا اور تقریب اختتام پذیر ہو کر زندگی کے مراحل طے کرنے لگے۔

شادی کے بعد میرے والد صاحب رضؓ نے حضرت چوہدری عطاء الٰہی صاحب رضؓ سے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے کرتے صداقت اثر کر گئی اور آپ نے بیعت کر لی۔

اللّٰھم اغفرلہٗ وارفع درجاتہٗ آمین

جب یہ خبر آگ کی مانند پھیلتی ہوئی گھر پہنچی تو آپ شدید مخالفت پر اتر آئیں ہر قسم کا بائیکاٹ کیا۔ زمیندارہ ماحول میں کھانا بند کر دیا گیا۔ خاوند کی اندرونی بیرونی امداد بند کر دی گئی۔ حتیٰ کہ کلام تک ترک کرتی تھیں۔ میرے دادا جان رضؓ والد صاحب سے ناراض ہو کر گھر کو خیرباد کہہ گئے۔ گھر کی شدید مخالفت نے گھر میں والد صاحب کا آنا جانا بھی بند کر دیا تھا۔ مگر کون جانتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں سے اس خاندان نے بھی حصہ پانا ہے؟

جب مخالفت شدت اختیار کر گئی اور کئی ماہ کا عرصہ گزر گیا۔ والد صاحب رضؓ میدان کارزار میں تنہا رہ گئے۔ ان پر گھر کا دروازہ بھی بند ہو چکا تھا۔ تو حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری رضؓ ہمارے گھر تشریف لائے اور ہماری والدہ مرحومہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ استخارہ کریں اور رضائے الٰہی سے صداقت ڈھونڈیں۔ ہماری والدہ صاحبہ کو یہ تجویز پسند آ گئی۔ اگلے روز استخارہ شروع کر دیا۔ استخارہ کرتے ہوئے چند دن گزرے تھے کہ محترمہ والدہ صاحبہ نے خواب میں دیکھا کہ

"کسی نے مجھے باہر سے آواز دی کہ رقیہ تمہارے میکے سے دو آدمی تمہیں ملنے آئے ہیں۔ میں نے جواباً کہا کہ ان کو اندر بھجوا دو۔ وہ اندر تشریف لائے تو دیکھا کہ دونوں بزرگوں کے چہرے نورانی ہیں۔ انہوں نے پگڑیاں پہنی ہوئی تھیں میں نے ان کے لئے دالان میں چارپائی پر دری بچھا دی اور عرض کی کہ تشریف رکھئے۔ دونوں بزرگ تشریف فرما ہوئے تو میں دیوار کا سہارا لے کر زمین پر بیٹھ گئی اور عرض کی۔

"میں نے آپ کو پہچانا نہیں"

اس پر نورانی روشنی میں ایک شخص ظاہر ہوا اور جو بزرگ سرہانے کی طرف تشریف فرما تھے۔ ان کے شانہ مبارک پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا۔

"یہ محمد رسول اللہ ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور پائینتی کی طرف تشریف فرما بزرگ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بتایا

"یہ مسیح موعود ہیں" علیہ الصلوٰۃ والسلام

اس پر آنکھ کھل گئی۔ صبح کا وقت تھا۔ فجر کی نماز ادا کی تو سب سے پہلے اس نیک فطرت خاتون نے خلافت ثانیہ کے زمانہ میں احمدیت کو قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

بیعت کرنے پر دادا جان گھر سے جا چکے تھے۔ جب ان کو میری والدہ صاحبہ کے احمدی ہونے کا علم ہوا تو وہ بھی گھر واپس تشریف لائے اور کچھ عرصہ بعد سلسلہ میں داخل ہو گئے۔

قبول احمدیت کی خبر میرے ننھیال میں بجلی کی طرح گری ان کے نزدیک ان کی ناک کٹ گئی۔ نانا اس خبر کے صدمہ کو برداشت نہ کر سکے۔ یہ خبر سنتے ہی بیٹی کا ہمیشہ کے لئے بائیکاٹ کر دیا۔ اور خود بیمار ہو گئے۔ بعدہ تیرہ سال زندہ رہے۔ لیکن باپ بیٹی ایک دوسرے کی شکلوں کو بھول چکے تھے باپ اپنی ظاہری عزت کے خاک میں ملانے کا رونا رو رہا تھا اور بیٹی کے پائے ثبات میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔ آخر ایک ایک کر کے تیرہ سال ختم ہوئے اور نانا جان راہئ ملک عدم ہوئے۔ ان کی وفات پر اظہار افسوس کے لئے تشریف لے گئیں۔ میں اور میری بڑی بہن ہمراہ تھے میں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا ہوں اور ہم چھ بہن بھائی صاحب اولاد ہیں۔ میری عمر اس وقت غالباً سات سال کی ہو گی۔ نانا جان کی وفات کے بعد میرے ماموں خالہ وغیرہ ان کی اولاد کی طرف سے یہ بائیکاٹ قدرے نرمی سے قائم رہا

۲ فروری ۱۹۵۸ء کی صبح کو ہمارے والد محترم چوہدری محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ آج ان کا انتقال ہوئے تقریباً پونے تیرہ سال ہو چکے ہیں۔ ان کے میکے والوں نے اس عرصہ میں پوری کوشش کی کہ ان کو کسی نہ کسی طریق سے یہاں سے لے جائیں اور ان کے عقائد کو بدل ڈالیں مگر یہ نیک فطرت خاتون احمدیت پر مضبوطی سے قائم رہی۔

آپ نے ۱۹۱۷ء میں بیعت کی کچھ عرصہ بعد اپنے ہر زیور اور دیگر جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کر دی۔ ۱۹۲۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے سفر یورپ اختیار کیا اور عورتوں سے مسجد لنڈن کے لئے چندہ دینے کا ارشاد فرمایا تو میری والدہ صاحبہ مرحومہ نے اپنا سارا زیور خانہ خدا کی تعمیر کے لئے وقف کر دیا۔ ۱۲/۱۳ نومبر ۱۹۶۹ء کی رات کو عشاء کے وقت مجھے فرمانے لگیں۔

"میری وصیت"

یہ آخری رات تھی۔ رات کے پونے بارہ بجے قضا اپنا کام کرنا چاہتی تھی۔ اسلئے اپنا زاد راہ سمیٹنے کے لئے مجھ سے دریافت کر رہی تھیں کہ کیا میری وصیت ادا ہو گئی ہے؟

مجھ پر قدرت کی کمال ذرہ نوازی تھی کہ اس نے مجھے اس دن وصیت کا کچھ حصہ ادا کرنے کی توفیق دے دی تھی۔ چنانچہ میں نے اپنے دل میں مصمم ارادہ کیا کہ بقیہ حصہ بھی ہم ضرور ادا کریں گے۔ رسیدات جیب سے نکال کر دکھاتے ہوئے عرض کی کہ آپ کی وصیت ادا ہو چکی ہے۔ رسیدات دیکھنے پر اطمینان کا سانس لیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ۱۳ نومبر کو نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔

بہشتی مقبرہ میں تدفین پر بہت سے احباب نے شرکت کی۔ بالآخر مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے قبر پر دعا کروائی۔

بالآخر تمام احباب محترمہ والدہ صاحبہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں اور پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ وہ رحیم و کریم خدا ہمارا حافظ و ناصر ہو اور اسلام اور احمدیت کے لئے قربانی کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے والی خواتین و ناصرات

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

— صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ —

گزشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے مزید ۴۳ خواتین کی طرف سے سترہ آیات یاد کرنے کی اطلاع ملی ہے۔ باقی لجنات بھی نام بھجوائیں اور ہر لجنہ سو فیصدی تک اس معیار کو پہنچائے۔

لجنہ لالی موسے	۱۹ خواتین
" واہ کینٹ	۸ "
" ملو سبز لیوال	۱ "
" گھوگھیاٹ میانی	۲ "
" چک ۵۳ جنوبی	۱۳ "
	۴۳ "
سابقہ میزان	۳۱۵۰
کل میزان	۳۱۹۳

مندرجہ ذیل مزید ناصرات کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔

ناصرات گھوگھیاٹ	۳ بچیاں
ملتان	۱ "
کنری	۳۳ "
کھاریاں	۶
	۴۳
سابقہ میزان	۱۷۷۶
کل تعداد	۱۸۱۹
	۳۱۹۳
کل تعداد لجنہ و ناصرات	۵۰۱۲

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دورِ ثانی کے واقفین عارضی کی فہرست

یکم مئی ۱۹۶۹ء سے پنجسالہ پروگرام کے مطابق جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی تحریک وقف عارضی میں خدمات بجالا چکے ہیں۔ ان کے اسماء بغرض تحریک دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام واقفین کی قربانی و خدمت کو قبول فرما کر انہیں اجر عظیم سے نوازے۔ احباب کو چاہیئے زیادہ سے زیادہ اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ فارم وقف عارضی کے دفتر سے طلب فرما سکتے ہیں۔

۵۲۹ احباب کے نام پہلے شائع ہو چکے ہیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

نمبر	نام	مقام
۵۳۰۔	مکرم محمود احمد صاحب بھٹی	ربوہ
۵۳۱۔	″ سردار بشیر احمد صاحب	لاہور ۲
۵۳۲۔	مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ	″ ″
۵۳۳۔	مکرم مرزا داؤد احمد صاحب	ربوہ
۵۳۴۔	″ محمود احمد صاحب	ادرحمہ ضلع سرگودھا
۵۳۵۔	″ رانا عبدالمنان صاحب	ربوہ
۵۳۶۔	″ ملک فضل احمد صاحب بھٹی	چک ۲۱۵ مظفرگڑھ F.D.A
۵۳۷۔	″ چوہدری مبارک احمد صاحب	پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ
۵۳۸۔	″ محمد دین صاحب	سوکیانوالہ ″ ″
۵۳۹۔	″ مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل	جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ
۵۴۰۔	″ رحمت علی صاحب	چوڑا سگھر ″ ″
۵۴۱۔	″ ملک بشیر احمد صاحب	بلیانوالہ ۔ ضلع سیالکوٹ
۵۴۲۔	″ چوہدری علی اکبر صاحب	″ ″
۵۴۳۔	″ فضل دین صاحب	چک ۹۲ ج ب ″ لائلپور
۵۴۴۔	″ مرزا غلام مصطفےٰ صاحب	گوجرہ ″ ″
۵۴۵۔	″ رحیم بخش صاحب	چک ۵۶۵ گ ب ″ ″
۵۴۶۔	″ غلام محمد صاحب	چوہنگ پور ″ سیالکوٹ
۵۴۷۔	″ عبدالباری صاحب قیوم ۔ شاہد	ربوہ
۵۴۸۔	″ منصور احمد صاحب	″
۵۴۹۔	″ مرزا فتح دین صاحب	″
۵۵۰۔	″ محمد اکرام اللہ صاحب ظفر	چک ۳۹۷/۱۲-ل ضلع بہاولنگر
۵۵۱۔	″ مستری عبدالعزیز صاحب	دھاریوال ضلع سیالکوٹ
۵۵۲۔	″ چوہدری برکت علی صاحب	مراڑہ ″ ″
۵۵۳۔	″ حکیم قاضی نذر محمد صاحب	چک چیچہ ضلع گوجرانوالہ
۵۵۴۔	″ مولوی جلال دین صاحب	چک ۲۸۷ ج ب ″ لائلپور
۵۵۵۔	″ چوہدری غلام علی صاحب	″ ″
۵۵۶۔	″ مولوی عبدالرحیم صاحب	چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور ضلع لائلپور
۵۵۷۔	″ چوہدری شریف احمد صاحب	مرالہ ″ گجرات
۵۵۸۔	″ شمس الدین صاحب	گوٹھ شاہ دین ″ نواب شاہ
۵۵۹۔	″ رسالدار فضل الٰہی صاحب	ٹوپی ″ مردان
۵۶۰۔	″ نورالحق صاحب	چارسدہ ″ پشاور

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۷ صلح (جنوری) ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء پرچہ نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۶ پر عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس میں کتابت کی غلطی سے مکرم ملک عبدالرب صاحب ربوہ کی بجائے ملک عبدالوہاب کا نام شائع ہوا ہے ملک عبدالرب صاحب ربوہ کی طرف سے مبلغ پانچ روپے کی رقم بطور عطیہ برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ موصول ہوئی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات

تمام لجنات کی عہدیداران کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ صحیح کارکردگی کے لئے آپکے پاس سالانہ رپورٹ کا ہونا لازمی امر ہے تا مختلف شعبہ جات کے سلسلہ میں کام معیار کے مطابق ہو سکے۔ نیز امسال سالانہ رپورٹ کی قیمت بھی صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ لہٰذا دیہاتی لجنات کے پاس ایک ایک کاپی اور بڑی لجنات کے پاس حلقوں کی تعداد کے مطابق رپورٹ کی کاپیاں موجود ہونی چاہئیں۔ لہٰذا وہ عہدیداران جنہوں نے رپورٹ ابھی تک نہیں منگوائی یا اپنی تعداد کے مطابق نہیں منگوائی جلد از جلد دفتر لجنہ مرکزیہ کو لکھیں تا بذریعہ وی پی ان کو رپورٹ سالانہ بھجوائی جا سکے۔

(از جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان اور احباب جماعت کا فرض

ماہنامہ تشحیذ الاذہان اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے جو بچوں کی روحانی۔ علمی اور جسمانی نشوونما کے لئے بہترین اور دلچسپ انداز میں رہنمائی کر رہا ہے۔ ہر احمدی بچے کے لئے اس کا مطالعہ ہر لحاظ سے بہت مفید ہے۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کے نام یہ رسالہ جاری کروائیں۔

قائدین مجالس اور قائدین اضلاع کی خدمت میں بھی پرزور درخواست ہے کہ وہ ہر مجلس میں تشحیذ الاذہان کے پہنچنے کا اہتمام فرمائیں۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔ (اسیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”وقف جدید کا مالی بوجھ اگر ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر پندرہ سال سے کم ہے اٹھا لیں تو جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ بھی ہوگا کہ جماعت کے بچے اس قسم کی قربانیاں دیتے ہیں کہ اس پوری تحریک (وقف جدید) کا مالی بوجھ انہوں نے اٹھا لیا ہے اور خود ان کے لئے بھی بڑے ثواب کا موجب ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو کام انہوں نے آئندہ کرنے ہیں اس کے لئے تربیت کا موقع بھی مل جائے گا“

پس احمدی بچے کم از کم ایک اٹھنی دے کر جماعت کے ارفع مقام کا مظاہرہ کریں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ابھی کام مکمل نہیں ہوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام اطفال کو تاکیدی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ وہ سب کے سب جلسہ سالانہ سے قبل سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں۔ قائدین مجالس یاد رکھیں کہ جب تک اس ارشاد کی سو فیصدی تعمیل نہیں ہو جاتی ان کا کام مکمل نہیں ہو سکتا جو اطفال ابھی تک یہ آیات مکمل یاد نہیں کر سکے ان سے آیات یاد کروانے کی خاص مہم جاری کریں۔ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری بڑی بہن نصیر شیریں عرصے سے دل کے عارضہ سے بیمار ہے۔ اور کبھی کبھی بے چینی بھی بہت بڑھ جاتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(عصمت اللہ خان معرفت لال دین ہیڈ ماسٹر ریلوے روڈ شیخوپورہ شہر)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۹۸۴۶

میں عبدالعزیز ولد حاجی عمر ڈار صاحب قوم ڈار پیشہ زمینداره عمره ۰سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۹/۱۱/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ۴۹ کنال ۷ مرلے زرعی اراضی واقع کلوکہ ضلع جھنگ مالیتی/۱۰،۰۰۰ روپے

۲- ۱۲۷ " " " دیکھیکے " " /۲۵،۰۰۰ "

۳- ۴۹۷ " " " کھرل " " /۲۰،۰۰۰ "

۴- ایک مکان دار الصدر غربی الف ربوہ /۱۰،۰۰۰ "

۵- نقد " " " /۷،۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- عبدالعزیز ولد حاجی عمر ڈار صاحب دار الصدر غربی الف ربوہ

گواہ شد:- غلام مصطفیٰ صادق دار الصدر غربی الف ربوہ۔

گواہ شد:- عبدالرحمن اتالیق دار الصدر غربی الف ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۸۵۱

میں چراغ بی بی زوجہ مکرم میراللہ بخش صاحب قوم ہیر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن تلونڈی لاہوالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۹/۸/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر بذمہ خاوند ـــ ـــ ۵۰ روپے

۲- زیور طلائی وزن ایک تولہ چار ماشہ مالیتی /۲۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ:- چراغ بی بی زوجہ میراللہ بخش صاحب تلونڈی لاہوالی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- میر عبدالحفیظ ولد میراللہ بخش صاحب تلونڈی لاہوالی۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- میراللہ بخش تلونڈی لاہوالی۔ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۱۹۸۵۲

میں محمد حسین ولد مکرم عمر بخش صاحب مرحوم۔ قوم جٹ پیشہ دکانداری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۹/۸/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- ایک مکان واقع وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ مالیتی /۵،۰۰۰ روپے

۲- ایک مکان مشترکہ " " ۱/۴ حصہ /۶۰۰ "

۳- سرمایہ کاروبار /۲،۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت مجھے مبلغ /۸۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- محمد حسین ولد کریم بخش صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:- غلام احمد امیر جماعت وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد:- برکت علی وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۹۸۵۳

میں صفیہ بشیر بنت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ پشین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۹/۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت دس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ صفیہ بشیر بنت شیخ بشیر احمد کوئٹہ۔ گواہ شد۔ بشیر احمد والد موصیہ کوئٹہ۔ گواہ شد محمد عیسےٰ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۱۹۸۵۴

میں بدر النساء بیگم بیوہ مکرم عبدالغفور صاحب فاروقی مرحوم قوم نظامی پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ۷/بی واپڈا کالونی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۹/۱۰/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) تین دکانیں واقع جہلم شہر مالیتی ۱۸،۹۰۰ میں سے میرا حصہ ۹۰۰ روپے (۲) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰ روپے (۳) زیور طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی ۳۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں، اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں، تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ بدر النساء بیگم بیوہ عبدالغفور صاحب لاہور

گواہ شد۔ محمود احمد فاروقی ابن عبدالغفور صاحب فاروقی حلقہ باغبانپورہ لاہور

گواہ شد۔ عبدالرحمن صدر حلقہ باغبانپورہ لاہور

تین دکانیں برائے فروخت

رحمت بازار ربوہ میں نہایت باموقعہ ۳ دکانیں جن کے پیچھے رہائشی مکان بھی ہے۔ اور دوسری منزل پر ایک کمرہ بھی تعمیر ہے (پلاٹ ۱/۱۱) کونے کا پلاٹ نہایت باموقعہ اور دو طرف سڑک لگتی ہے قابل فروخت ہے خواہشمند بالمشافہ ملیں۔ رفیع محمد (لائل پوری) کریانہ سٹور رحمت بازار ربوہ

ولادت

خاکسار کے ہاں ایک بچی کے بعد مورخہ ۷۰/۱/۱۴ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ رانا محمد یعقوب صاحب فیروز پوری دھرم پورہ لاہور کا پوتا ہے اور محترم مرزا محمد شریف بیگ صاحب صحابی ابن محترم مرزا دین محمد صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) لنگروال۔ حال پتوکی ضلع لاہور کا نواسہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس خاندان اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بچے کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو اسلام اور احمدیت کا سچا خادم بنائے، ماں باپ کی آنکھوں کا نور بنائے اور سلسلہ کی خدمت کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

رانا مبارک احمد سیکرٹری مال۔ قائد ضلع وعلاقائی بہاولپور

ضرورتِ منیجر

ہمیں ایک محنتی اور لائق نوجوان کی بطور منیجر ضرورت ہے جو ادویات کی پروڈکشن اور سیل کے شعبوں کے کام کی رفتار تیز کر سکے۔ ماہوار معاوضہ ۳۰۰ سے لے کر ۵۰۰ روپے تک حسب قابلیت وکارکردگی۔ تیز رفتار ترقی اور روشن مستقبل کے خواہاں احباب اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں اپنے مقامی امیر صاحب کی تصدیق اور سرٹیفکیٹوں کے ہمراہ ربوہ کے پتہ پر بھجوائیں۔

خاکسار۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی

انچارج کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ

حضرت سیدہ اُمِّ مظفر احمد صاحبہؓ کی نمازِ جنازہ اور تدفین

(بقیہ صفحہ اوّل)

ایڈیٹر انگریزی تفسیر القرآن، محترم ڈاکٹر عبدالحق صاحب ریٹائرڈ سول سرجن گجرات، محترم چوہدری بشیر احمد صاحب مینجر ماڈرن موٹرز راولپنڈی وغیرہم بھی شامل تھے۔

صبح سے بعد دوپہر تک مستورات کی آمد کا سلسلہ برابر جاری رہا جنہیں حضرت سیدہ مرحومہؓ کے چہرہ کی زیارت کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ مستورات نے ہزاروں کی تعداد میں حاضر ہو کر زیارت کا شرف حاصل کیا۔

نمازِ جنازہ اور تدفین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اُس روز مسجد مبارک میں نمازِ عصر پڑھانے کے بعد "البُشریٰ" میں واپس تشریف لائے۔ حضور کے تشریف لانے کے بعد حضرت سیدہؓ کا جنازہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کوٹھی کے اندرونی حصہ سے اُٹھا کر بیرونی حصہ میں لائے جہاں تابوت کو ایک اور چارپائی پر رکھا گیا جس کے ساتھ لمبے لمبے بانس لگے ہوئے تھے تاکہ ہزاروں احباب کو کندھا دینے میں آسانی رہے۔ کوٹھی کے بیرونی حصہ سے جنازہ سوا چار بجے اُٹھایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ، حضرت سیدہ مرحومہؓ کے فرزندان، داماد اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد جنازہ کو کندھوں پر اُٹھا کر کوٹھی کے بیرونی حصہ سے سڑک پر لائے جہاں احباب ہزاروں کی تعداد میں دُور تک دو رویہ کھڑے ہوئے تھے وہاں ربوہ کی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین اور جامعہ احمدیہ کے طلباء نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے ڈیوٹیوں پر مقرر تھے۔ حضور ایدہ اللہ اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے دیگر افراد نے دُور تک جنازہ کو کندھا دیا۔ نیز احباب کو بھی راستہ میں ایک خاص نظام کے ماتحت کندھا دینے کا موقع دیا گیا۔ اِس طرح جنازہ ہزاروں احباب کے کندھوں پر دارالصدر کی بڑی سڑک پر دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے سامنے سے گزر کر گولبازار ہوتا ہوا فضلِ عمر ہسپتال والی سڑک پر لایا گیا اور پھر وہاں سے بہشتی مقبرہ پہنچا۔ جنازہ پہلے بہشتی مقبرہ کے میدان میں لا کر رکھا گیا جہاں حضور ایدہ اللہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں ربوہ کے مقامی احباب اور بیرونجات سے تشریف لانے والے احباب ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے۔ احباب نے ۱۹ لمبی لمبی صفوں میں کھڑے ہو کر حضور کی اقتداء میں نمازِ جنازہ ادا کی۔

نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد جنازہ کو اس چاردیواری میں لایا گیا جہاں حضرت امّاں جان نوّر اللہ مرقدہا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر وفات یافتہ بزرگوں کے مزار ہیں۔ نمازِ جنازہ کے میدان سے چاردیواری تک جنازہ کو لے جاتے وقت حضور ایدہ اللہ، حضرت سیدہ مرحومہؓ کے فرزندان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نے پھر کندھا دیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بیرونی جماعتوں کے امراء صاحبان، ناظر و وکلاء حضرات، افسرانِ صیغہ جات، علماءِ سلسلہ، غیر ملکی طلباء اور بیرونجات سے آئے ہوئے بعض دوسرے احباب جنازہ کے ہمراہ چاردیواری کے اندر گئے باقی احباب باہر کھڑے رہے۔ تابوت کو قبر کے اندر اُتارنے میں حضور ایدہ اللہ، حضرت سیدہ مرحومہؓ کے پانچوں فرزندوں، چاروں دامادوں اور ایک بھائی نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض دیگر افراد نے حصہ لیا۔ قبر تیار ہونے پر حضور نے دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ اِس طرح حضرت سیدہ اُمِّ مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جسدِ اطہر کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ مبارک کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا۔

حضرت سیّدہ مرحومہؓ کے اوصافِ حمیدہ

حضرت سیدہ اُمِّ مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جنہیں حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف حاصل تھا) کی صاحبزادی تھیں۔ حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف "ازالہ اوہام" میں آپ کے ایمان و اخلاص اور قربانی و ایثار کا ذکر فرما کر آپکو تعریفی کلمات سے نوازا ہے۔ حضرت سیدہ مرحومہؓ بہت تقویٰ شعار، باوقار اور سلسلہ کے ساتھ خاص اخلاص رکھنے والی بہت دردمند خاتون تھیں۔ آپ کے جملہ اوصافِ حمیدہ میں سے غرباء پروری کا وصف خاص طور پر نمایاں تھا۔ آپ نے بہت سے غرباء کی پرورش کی اور علی الخصوص اپنے خادموں کے ساتھ ہمیشہ ہی خاص محبت و شفقت کا سلوک روا رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔ ان میں سے دو فرزند چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ پانچ فرزند (یعنی محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کمیشن، محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب حال مقیم لاہور، محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر کرنل مرزا مبشر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے سابق ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (گھانا) حال پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ) نیز چار صاحبزادیاں (یعنی محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ بیگم محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الحمید صاحبہ بیگم محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب، محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ المجید صاحبہ بیگم محترم بریگیڈیر وقیع الزمان صاحب اور محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ اللطیف صاحبہ بیگم محترم ونگ کمانڈر سید محمد احمد صاحب جنرل مینیجر شیزان انٹرنیشنل) بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ آپ کے سب صاحبزادگان اور داماد آپ کی وفات سے چند روز قبل ربوہ پہنچ گئے تھے۔

حضرت سیدہ مرحومہؓ کے سات بھائیوں میں سے چار بھائی محترم عبدالرحمٰن خان صاحب، محترم عبدالامین خان صاحب، محترم عبدالخالق خان صاحب اور محترم عبداللطیف خان صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ ان میں سے عبدالرحمٰن خان صاحب تو چند سال پیشتر ربوہ تشریف لے آئے تھے اور حضرت سیدہ کے ہاں ہی مقیم تھے۔ آپ نے حضرت سیدہؓ کی طویل علالت کے دوران بہت توجہ سے تیمارداری میں حصہ لیا۔ چنانچہ آپ جنازہ اور تدفین میں شریک ہوئے۔ باقی تین بھائی کراچی میں ہیں۔

حضرت سیدہ مرحومہؓ کی علالت

حضرت سیدہ مرحومہؓ گزشتہ دس گیارہ سال سے صاحبِ فراش تھیں۔ پہلے اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار رہیں پھر کولہے کی ہڈی میں دو بار فریکچر ہونے کی وجہ سے بیماری اور زیادہ طول پکڑ گئی تھی۔ اگرچہ فریکچر ٹھیک ہو گیا تھا لیکن بغیر سہارے کے چل پھر نہیں سکتی تھیں۔ آپ نے بیماری کا یہ طویل عرصہ بہت خندہ پیشانی سے گزارا اور اِس طرح صبر و شکر کا بہت اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔ یوں تو آپ لمبے عرصہ سے صاحبِ فراش تھیں لیکن چند روز پیشتر گُردوں میں انفیکشن کی وجہ سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور بہت تیز بخار ہو گیا۔ ہر ممکن علاج کے باوجود طبیعت سنبھل نہ سکی۔ گزشتہ جمعرات کو لاہور سے ڈاکٹر رؤوف صاحب، ڈاکٹر رستم نبی صاحب اور ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے ربوہ آ کر معائنہ کے بعد علاج میں کچھ تبدیلی بھی کی لیکن کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ گزشتہ ہفتہ کے روز ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ڈاکٹر اختر صاحب کو ہمراہ لے کر پھر ربوہ تشریف لائے۔ الغرض ہر ممکن علاج اور کوشش کے باوجود افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ بالآخر یکم فروری ۱۹۷۰ء بروز اتوار ساڑھے چھ بجے آپ اِس دارِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت فرما گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کُلُّ من علیہا فان و یبقٰی وجہ ربّک ذو الجلال و الاکرام۔

ادارۂ الفضل اِس عظیم جماعتی صدمہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور آپ کے جملہ برادران اور ہمشیرگان نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد نیز محترم جناب عبدالرحمٰن خان صاحب نیازی، آپ کے برادران اور دیگر افرادِ خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ اُمِّ مظفر احمد صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب سے نوازے اور حضرت سیدہ مرحومہؓ کی وفات سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت میں جو خلاء واقع ہوا ہے اسے آپ اپنے فضل سے پُر فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین ؁

قومی مضبوطی

قوم کے کمزور افراد کو مضبوط بنانا قومی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ اگر آپ کے حلقہ میں کوئی دوست بیکار ہیں تو مہربانی فرما کر انہیں کسی کام پہ لگانے کی کوشش فرمائیں اللہ تعالےٰ آپ کو جزاء دے گا۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴ ۵۲۵